ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

مغربی مستشرق آرتھر جان آربری اور تین مسلم مترجمین کے تراجم قرآن کا تقابلی جائزہ

Sadia Nawaz
M.Phil Scholar, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: xoyamalik01@gmail.com
Dr. Hafiz Tahir Islam Askari
Assistant Professor, Department of Islamic Thought, History & Culture, Allama Iqbal Open University, Islamabad. Email: tahir.islam@aiou.edu.pk

Abstract
Arthur John Arberry's The Koran Interpreted (1955) is one of the best-known English translations of the Qur'an by a Western Orientalist. It tries to preserve the rhythm and sentence structure of Arabic, keeping it close to the original but sometimes making it hard for English readers to follow. This paper compares Arberry with three Muslim translators, Marmaduke Pickthall, Abdullah Yusuf Ali, and Muhammad Abdel Haleem, looking at their style, word choice, interpretive habits and limits. The comparison rests on three passages: Surat al-Baqara 2:187, Surat al-Baqarah 2:223, and Surat al-Isra' 17:45. The study finds that no single translation method suits every purpose. It also finds that a translation should be judged against the Arabic text, lexicons, context, and commentaries, since the translator's religion alone does not determine its quality.

کلیدی الفاظ: آرتھر جان آربری، مستشرقین، ترجمہ قرآن، مسلم مترجمین، تقابلی مطالعہ، قرآنی اسلوب، انگریزی تراجم۔

۱۔ تعارف

قرآنِ کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور مسلمانوں کے لیے عقائد، عبادات، اخلاقیات اور سماجی زندگی کے معاملات میں رہنمائی کا بنیادی ماخذ ہے۔ قرآن ایک خاص زبان (عربی) میں نازل ہوا، لیکن اسلام کے عالمی پھیلاؤ کے ساتھ ہی اس کے معانی کو دیگر زبانوں میں منتقل کرنے کی ضرورت بھی بڑھ گئی۔ اس ضرورت کے پیشِ نظر قرآن کے انگریزی تراجم سامنے آئے۔ ان تراجم نے غیر عربی دان قارئین کو قرآن کے پیغام سے واقف ہونے کا موقع فراہم کیا۔ تاہم، اصل عربی متن کے تمام ادبی اور معنوی پہلوؤں کو کسی دوسری زبان میں مکمل طور پر منتقل کرنا ممکن نہیں ہے۔

قرآنِ کریم کے انگریزی تراجم کی تاریخ میں مسلم اور غیر مسلم، دونوں طرح کے مترجمین نے کردار ادا کیا ہے۔ مسلم مترجمین عام طور پر قرآنی معانی کی وضاحت اپنے عقائد، کلاسیکی تفاسیر اور روایتی علمی اصولوں کی روشنی میں کرتے ہیں۔ اس کے برعکس، غیر مسلم مترجمین مختلف قسم کے رجحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کچھ لوگ متن کا مطالعہ غیر جانبدارانہ انداز میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، کچھ ادبی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتے ہیں، جبکہ دیگر تاریخی اور لسانی تجزیے کو ترجیح دیتے ہیں۔

قرآن کے انگریزی تراجم میں آرتھر جان آربری (Arthur John Arberry) کا ترجمہ ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ مترجم نے قرآن کے حسن، آہنگ اور جملوں کی ساخت کو انگریزی میں منتقل کرنے کی کوشش کی۔ اس ترجمے کا تنقیدی جائزہ پھر بھی ضروری ہے، کیونکہ ہر مترجم کو درستگی، وضاحت اور قاری کی فہم کے درمیان توازن رکھنا پڑتا ہے۔

۲۔ تحقیق کے مقاصد اور بنیادی سوالات

اس تحقیق کے بنیادی مقاصد درج ذیل ہیں:

۱۔ آرتھر جان آربری کے ترجمۂ قرآن کے لسانی اور ادبی منہج کا جائزہ لینا

۲۔ آربری اور مسلم مترجمین کے تراجم میں پائے جانے والے اسلوبی اور معنوی اختلافات کو واضح کرنا۔

۳۔ منتخب قرآنی آیات کے ذریعے لفظی اور مفہومی ترجمے کے فرق کا تجزیہ کرنا۔

۴۔ قرآنی ترجمے میں سیاق وسباق اور تفسیری روایات کی اہمیت کو اجاگر کرنا۔

۵۔ مختلف تراجم کی افادیت اور علمی حدود کا غیر جانب دارانہ جائزہ پیش کرنا۔

اس تحقیق میں بنیادی طور پر درج ذیل سوالات کا جواب تلاش کیا گیا ہے:

- آربری کے ترجمے کی نمایاں لسانی اور ادبی خصوصیات کیا ہیں؟

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

- مسلم مترجمین نے قرآنی معانی کو انگریزی میں منتقل کرنے کے لیے کون سے مختلف طریقے اختیار کیے؟
- منتخب آیات میں مترجمین کے الفاظ کے انتخاب سے معنی میں کیا فرق پیدا ہوتا ہے؟
- ترجمے میں مذہبی پس منظر کے علاوہ لسانی، تفسیری اور ادبی عوامل کس حد تک مؤثر ہوتے ہیں؟
- عام قارئین اور علمی محققین کے لیے مختلف تراجم کی افادیت کیا ہے؟

۳۔ طریقۂ تحقیق

اس تحقیق میں تقابلی، تجزیاتی اور توضیحی طریقۂ تحقیق اختیار کیا گیا ہے۔ بنیادی ماخذ کے طور پر آرتھر جان آربری (Arthur John Arberry) مارماڈیوک پکتھال (Marmaduke Pickthall)، عبداللہ یوسف علی (Abdullah Yusuf Ali) اور محمد عبدالحلیم (M. A. S. Abdel Haleem) کے قرآن مجید کے انگریزی تراجم سے استفادہ کیا جائے گا۔ تحقیق میں تین منتخب قرآنی مقامات کا تقابلی و تجزیاتی جائزہ لیا جائے گا۔ ہر مقام کے تحت اصل عربی عبارت، مترجمین کے الفاظ کے انتخاب، لغوی معانی، سیاق و سباق اور تفسیری پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے گا، تاکہ مختلف تراجم میں پائے جانے والے اختلافات اور معنوی ترجیحات کو واضح کیا جا سکے۔

قرآنی الفاظ اور اصطلاحات کے معانی و مفاہیم کی وضاحت کے لیے مستند عربی لغات اور معتبر تفاسیر، بالخصوص تفسیر طبری، تفسیر قرطبی اور تفسیر ابن کثیر سے استفادہ کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مترجمین کے مقدمات اور توضیحات کو بھی تجزیے میں شامل کیا جائے گا۔ تمام ترجمہ جاتی اقتباسات کی صحت اصل مطبوعہ یا مستند نسخوں سے جانچنے کے بعد مناسب حوالہ جات کے ساتھ درج کی جائے گی۔ تحقیق میں کسی مترجم کے مذہبی، فکری یا ثقافتی پس منظر کو اس کے ترجمے کے معیار کا واحد پیمانہ نہیں بنایا جائے گا، بلکہ ہر ترجمے کا جائزہ اس کے لسانی، معنوی اور تفسیری شواہد کی روشنی میں غیر جانب دارانہ انداز سے لیا جائے گا۔

۴۔ مسلم اور مغربی مترجمین: ایک تعارف

قرآن مجید کا ترجمہ ہمیشہ ایک دینی اور فکری ذمہ داری رہا ہے، کیونکہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔

قرآن کے تراجم دو طرح کے ہیں: ایک وہ جو مسلمان مترجمین نے کیے ہیں، جیسے مولانا فتح محمد جالندھری، مارماڈیوک پکتھال اور عبداللہ یوسف علی کے تراجم؛ دوسرے مغربی مستشرقین (Orientalists) کے، جن میں جارج سیل، جے ایم روڈویل اور آرتھر جان آربری شامل ہیں۔ آربری کا مشہور کام 'دی قرآن انٹرپریٹڈ' ہے۔

اس موضوع پر پروفیسر اے۔ آر۔ قدوائی (A. R. Kidwai) کی تحریر "Orientalists and English Translations of the Holy Qur'an" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

اس تحریر میں بیان کیا گیا ہے کہ "مستشرقین کے مطالعے (Orientalism) کی بنیاد کلیسا کے مقاصد پر رکھی گئی تھی۔" اس لیے مغربی مترجمین نے جب ہمارے دین کا مطالعہ کیا تو ان کی تحقیق کے پیچھے علمی دلچسپی کے علاوہ ایک مقصد بھی تھا: اسلام کو مغربی نقطۂ نظر سے دیکھنا اور پیش کرنا۔

اس کے برعکس، ایک مسلمان مترجم قرآن مجید کا ترجمہ ہدایت اور اجر و ثواب کی نیت سے کرتا ہے۔ عربی سے اردو، فارسی یا دیگر زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت وہ تفسیر، حدیث اور فقہ سے استفادہ کرتا ہے، جبکہ مغربی مترجمین عام طور پر صرف لغت (ڈکشنری) کا سہارا لیتے ہیں۔

قرآن مجید کے تراجم کرنے والے مترجمین دو طرح کے ہیں: مسلمان اور مغربی (غیر مسلم)۔ سوال یہ ہے کہ مسلمان مترجمین کے کام کو ترجیح کیوں دی جائے۔ اس کا جواب ان کے تراجم کے فرق کو سمجھنے میں ہے، اور اس میں بھی کہ عام لوگوں کے لیے کون سا ترجمہ زیادہ قابلِ اعتماد ہے۔

۴۔ انیت اور مقصد کا فرق

یہ دونوں طرح کے مترجمین کے درمیان سب سے اہم فرق ہے۔ قدوائی نے اپنی تحریر کے ابتدائی صفحات میں ہی یہ واضح کیا ہے کہ مستشرقین کی تحقیق کے محرکات دراصل کلیسا (چرچ) کے مقاصد سے جڑے ہوئے تھے۔

جب کوئی مسلمان مترجم قرآن کا ترجمہ کرتا ہے، تو اس کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول، بنی نوع انسان میں ہدایت کی روشنی پھیلانا اور اللہ تعالیٰ سے اجر پانا ہوتا ہے۔ وہ قرآن کو کلامِ الٰہی مانتا ہے، باوضو ہو کر بیٹھتا ہے اور پھر پوری دلجمعی کے ساتھ اللہ کی اس عظیم کتاب کا ترجمہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

مغربی مترجم کا معاملہ مختلف ہے۔ وہ محض علمی تحقیق، ادبی شہرت، یا غیر مسلم نقطہ نظر سے اسلام کو سمجھنے کا خواہاں ہوتا ہے۔ اگرچہ کچھ معتدل مزاج افراد، جیسے آرتھر جے آربری (Arthur J. Arberry)، قرآن کو ایک عظیم ادبی شاہکار تو تسلیم کرتے ہیں، مگر اسے کبھی بھی کلامِ الٰہی نہیں مانتے۔ ان کی نیت ہی ان کے ترجمے کے انداز کا تعین کرتی ہے؛ بالکل اسی طرح جیسے ایک ڈاکٹر کسی لاش کو دیکھتا ہے، جبکہ ایک ماں اپنے بیٹے کے چہرے کو محبت بھری نظروں سے تکتی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۴۔۲علم اور ماخذ کا فرق

مسلمان مترجم محض عربی لغت کے سہارے لفظ بہ لفظ ترجمہ نہیں کرتا۔ وہ ترجمہ کرنے سے پہلے تفسیر ابن کثیر، تفسیر جلالین، اسبابِ نزول، احادیثِ مبارکہ، فقہ اور لغت کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مولانا فتح محمد جالندھری یا عبداللہ یوسف علی کے تراجم میں آپ کو تفسیر (معنوی گہرائی) نظر آئے گی، نہ کہ محض لفظی ترجمہ۔

۴۔۳عقیدت اور تکریم کا فرق

اس مرحلے پر قرآن کے مسلم اور مغربی تراجم کے درمیان فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ مسلمان قرآن کو اللہ کی جانب سے حضرت جبرائیل (علیہ السلام) کے ذریعے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے قلبِ مبارک پر نازل ہونے والا پیغام مانتے ہیں۔ اس لیے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کہے گئے ہر لفظ کا انتہائی احترام کیا جانا چاہیے۔ مثال کے طور پر، بہت سے مسلمان 'اللہ' کے لیے 'گاڈ' (God) کا لفظ استعمال کرنے سے گریز کرتے ہیں، کیونکہ 'اللہ' ذاتِ باری تعالیٰ کا ذاتی نام ہے۔ اسی طرح وہ 'وحی' کے لیے 'انسپائریشن' (Inspiration) یا 'الہام' جیسے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ 'وحی' کی تعبیر 'شاعرانہ تخیل' (poetic imagination) کے طور پر نہیں کی جا سکتی۔ دوسری طرف، مغربی مصنفین کا ماننا ہے کہ قرآن کو پیغمبرِ اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے خود تحریر کیا تھا۔ اس کے برعکس، ایک مسلمان مترجم اسی حقیقت کو ایک حقیقی معجزہ قرار دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم مسلمان مترجمین اپنے عقیدے کے نظام کو برقرار رکھتے ہیں۔ ہم اپنے عقائد کے منافی کچھ نہیں کہتے، جبکہ مغربی مترجمین اکثر ایسا ہی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۴۔۴زبان اور اسلوب کا فرق

آربری (Arberry) کا ترجمہ، جس کا عنوان 'دی قرآن انٹرپریٹڈ' (The Koran Interpreted) ہے، ادبی اعتبار سے کافی خوبصورت ہے۔ اس میں قرآن کی موسیقی (آہنگ) کو انگریزی زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ تاہم، اس میں استعمال ہونے والی انگریزی اب کافی پرانی اور مشکل معلوم ہوتی ہے۔ اس میں ''ye،thou'' اور 'lo' جیسے الفاظ استعمال کیے گئے ہیں، جو آج کے دور کے انگریزی بولنے والوں کے لیے بھی سمجھنا آسان نہیں ہیں۔

۴۔۵حاصلِ بحث

آربری ایک مغربی مترجم ہیں۔ ان کی تحریری صلاحیت اچھی ہے، مگر ان کا ترجمہ اوپر بیان کیے گئے معیارات پر پورا نہیں اترتا۔ اس لیے جو شخص محض ادبی مطالعہ کرنا چاہے، اس کے لیے آربری (Arberry) کا ترجمہ مددگار ہو سکتا ہے۔ لیکن رہنمائی اور قابلِ اعتماد مواد کی تلاش میں اسے مسلمان مترجمین کے کام کا انتخاب کرنا چاہیے، مثلاً فتح محمد جالندھری یا یوسف علی کے تراجم۔

۵۔ آرتھر جان آربری اور ان کے علمی پس منظر کا تعارف

آرتھر جان آربری ایک برطانوی مستشرق (Orientalist) تھے، جو عربی اور فارسی زبانوں کے ماہر اور ادب کے عالم تھے۔ وہ 1905 میں پیدا ہوئے اور 1969 میں وفات پائی۔ فارسی ادب کے مطالعے کے ساتھ ساتھ، انہوں نے اسلامی تصوف اور مشرقی فکری روایات پر بھی کام کیا۔ ان کی علمی دلچسپیاں متن سے آگے بڑھ کر زبان، ادب اور فکری تاریخ کے مختلف پہلوؤں تک پھیلی ہوئی تھیں۔

آرتھر جان آربری کا قرآنِ کریم کا انگریزی ترجمہ، جو "The Koran Interpreted" کے عنوان سے شائع ہوا، پہلی بار 1955 میں منظرِ عام پر آیا۔ اس کا عنوان ہی قابلِ توجہ ہے، کیونکہ یہ اصل متن کے مکمل لفظی متبادل کا دعویٰ کرنے کے بجائے، قرآنی معانی کی تشریح اور پیشکش پر زور دیتا ہے۔ آربری کے نزدیک، قرآنی زبان کے ادبی اثر، آہنگ اور اس کی بلاغتی قوت کو کسی دوسری زبان میں مکمل طور پر منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لیے ان کا ترجمہ اصل متن کا مکمل متبادل ہونے کے بجائے، اس کی ایک لسانی پیشکش (linguistic rendering) کی حیثیت رکھتا ہے۔

آربری کے طریقہ کار کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے قرآنی متن کی گرائمر کی ساخت (grammatical structure) کے نسبتاً قریب رہنے کی کوشش کی ہے۔ ان کا ترجمہ الفاظ کی ترتیب، جملوں کے باہمی تعلق اور اصل متن کے ادبی آہنگ کو اہمیت دیتا ہے۔ تاہم، بعض مقامات پر یہی خصوصیت عام قارئین کے لیے انگریزی عبارت کو سمجھنے میں کچھ دشواری کا باعث بنتی ہے۔

آرتھر جان آربری کے ترجمے پر ہونے والی علمی تحقیق سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی توجہ زیادہ تر ساخت اور ادبی اسلوب پر مرکوز رہی ہے، اگرچہ معانی کی منتقلی کے حوالے سے کچھ مسائل بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس پہلو کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ان کے ترجمے کا جائزہ دیگر مترجمین کے کاموں کے ساتھ رکھ کر لیا جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۶۔ مسلمان مترجمین کے تراجم کا تعارف

متعدد مسلمان علماء نے قرآنِ کریم کے انگریزی تراجم میں اہم خدمات انجام دی ہیں۔ ان میں مارماڈیوک پکتھال (Marmaduke Pickthall)، عبداللہ یوسف علی اور محمد عبدالحلیم کے تراجم خصوصی توجہ کے مستحق ہیں۔ ان مترجمین کے اسالیب (طریقہ کار) یکساں نہیں ہیں؛ اس لیے ان سب کو ایک ہی اسلوب کے زمرے میں رکھنا درست نہ ہوگا۔ یہ تراجم جدید قارئین کو معانی کا متنوع ذخیرہ فراہم کرتے ہیں۔

۶۔۱ مارماڈیوک پکتھال

مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ پہلی بار 1930 میں 'دی میننگ آف دی گلوریس قرآن' (The Meaning of the Glorious Koran) کے عنوان سے شائع ہوا۔ اس ترجمے میں قرآنی متن کی سنجیدگی، اس کے مذہبی وقار اور انگریزی کے کلاسیکی اسلوب کو برقرار رکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پکتھال نے قرآنی معانی کو اس انداز میں پیش کرنے کی سعی کی کہ اصل متن کی روح اور اس کے معنوی ربط و تسلسل پر کوئی آنچ نہ آئے۔ تاہم، پکتھال کے ترجمے میں انگریزی کے کچھ ایسے اسالیب اور روایتی اصطلاحات استعمال ہوئی ہیں جو بعض مقامات پر جدید قارئین کے لیے سمجھنے میں دشواری کا باعث بن سکتی ہیں۔ اس اعتبار سے، پکتھال کا ترجمہ قرآنی متن سے وفاداری اور ہدف زبان (انگریزی) میں فطری روانی برقرار رکھنے کے مابین ایک عمدہ توازن پیش کرتا ہے۔

۶۔۲ عبداللہ یوسف علی

عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ بنیادی طور پر 'دی ہولی قرآن: ٹیکسٹ، ٹرانسلیشن اینڈ کمنٹری' (The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary) کے نام سے معروف ہے۔ اس ترجمے کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں متن کے ساتھ ساتھ وضاحتی نوٹس اور تفسیری نکات بھی شامل کیے گئے ہیں۔ عبداللہ یوسف علی نے قرآنی آیات کی وضاحت عقائد، اخلاقی تعلیمات اور روحانی معانی کے تناظر میں کرنے کی کوشش کی ہے۔ عبداللہ یوسف علی کے وضاحتی نوٹس قارئین کو آیات کے پس منظر اور ان کے مفہوم کو سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔ تاہم، بعض مقامات پر یہ وضاحتی انداز ترجمے کی حدود سے آگے نکل جاتا ہے۔ اس لیے عبداللہ یوسف علی کے ترجمے کا مطالعہ کرتے وقت 'ترجمے' اور 'تفسیر' کے درمیان فرق کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔

۶۔۳ محمد عبدالحلیم

محمد عبدالحلیم کا ترجمہ، جو 'دی قرآن: اے نیو ٹرانسلیشن' (The Qur'an: A New Translation) کے عنوان سے ہے، جدید انگریزی ترجمے کی ایک عمدہ مثال ہے۔ ان کے اسلوب میں زبان کی روانی، سیاق و سباق اور عصرِ حاضر کے قارئین کی فہم و ادراک کی صلاحیتوں پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ ان کا ترجمہ قرآن کے معانی کو ایسی انگریزی میں پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے جو نسبتاً واضح اور جدید قارئین کے لیے قابلِ فہم ہو۔

آربری (Arberry) کے ترجمے کے مقابلے میں، محمد عبدالحلیم کا ترجمہ عام طور پر زیادہ رواں اور عصری معلوم ہوتا ہے۔ تاہم، روانی پیدا کرنے کے لیے بعض اوقات جملوں کی ساخت کو ان کی عربی ترتیب سے تبدیل کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے دونوں مترجمین کے منہج (طریقہ کار) کا جائزہ لیتے وقت یہ دیکھنا ضروری ہے کہ ہر ترجمے میں کن مقاصد کو ترجیح دی گئی ہے۔

۷۔ آربری اور مسلم مترجمین کے منہج کا تقابلی جائزہ

آربری کے ترجمے اور مسلم مترجمین کے کام کا موازنہ کرتے وقت نہ صرف ان کے مذہبی پس منظر کو بلکہ ان کی لسانی مہارت، ترجمے کے مقاصد، تفسیری روایات، ادبی اسلوب اور قارئین کی ضروریات کو بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ علمی نقطہ نظر سے، کسی ترجمے کے درست یا غلط ہونے کا فیصلہ محض اس بنیاد پر کرنا کافی نہیں ہے کہ مترجم مسلمان ہے یا غیر مسلم۔

۷۔۱ لفظی ترجمہ اور مفہوم پر مبنی ترجمہ

آربری کا ترجمہ قرآنی تعبیرات کی لغوی اور گرائمر کی ساخت سے قربت رکھتا ہے۔ آربری کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ جملوں کے باہمی تعلق اور متن میں اختیار کیے گئے اظہار کے انداز کو برقرار رکھے۔ اس طریقہ کار کا فائدہ یہ ہے کہ قارئین قرآنی تعبیرات کی ساخت اور اسلوب کے بارے میں کچھ نہ کچھ سمجھ بوجھ حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے برعکس، مارماڈیوک پکتھال، عبداللہ یوسف علی اور محمد عبدالحلیم کے تراجم، اگرچہ متن کے ساتھ وفاداری تو رکھتے ہیں، لیکن ان کے اسالیب (انداز) مختلف ہیں۔ مارماڈیوک پکتھال کا ترجمہ ایک باوقار انگریزی اسلوب کو ترجیح دیتا ہے۔ عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ حواشی (نوٹس) کے ذریعے معانی کی وضاحت کرتا ہے۔ جبکہ محمد عبدالحلیم کا ترجمہ جدید انگریزی کی روانی اور سیاق و سباق کی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

یہ فرق ظاہر کرتا ہے کہ لغوی وفاداری اور مفہوم کی وضاحت، یہ دو ایسے تقاضے ہیں جن میں بعض اوقات تصادم ہو سکتا ہے۔ ایک لفظی ترجمہ اگرچہ تعبیر کی ساخت کو تو برقرار رکھ سکتا ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ ہر قاری کے لیے یکساں طور پر واضح بھی ہو۔ اسی طرح، ایک رواں ترجمہ قارئین کو مفہوم سمجھنے میں تو مدد دے سکتا ہے، لیکن اس میں مترجم کی اپنی تشریحی ترجیحات کی جھلک بھی نظر آسکتی ہے۔

۷۔۲ قرآنی اسلوب اور ادبی حسن

قرآنِ کریم کا اسلوب اس کے معانی ہی کا ایک حصہ ہے۔ متن میں صوتی آہنگ، الفاظ کا انتخاب، جملوں کی ترتیب، تکرار اور بلاغتی انداز، یہ سب مل کر ایک منفرد ادبی معیار تشکیل دیتے ہیں۔ ان خصوصیات کو انگریزی زبان میں منتقل کرنا ہر مترجم کے لیے ایک چیلنج ہے۔ آربری (Arberry) کے ترجمے کے مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ قرآنی اسلوب اور ادبی آہنگ کو برقرار رکھا جائے۔ آربری کے ترجمے میں بعض مقامات پر جملوں کی ترتیب اور الفاظ کے انتخاب سے یہ کوشش نظر آتی ہے کہ انگریزی پڑھنے والوں کو اصل متن کے کچھ ادبی معیار کا تجربہ کرایا جاسکے۔ تاہم، عربی زبان کی منفرد صوتی اور بلاغتی خصوصیات کو انگریزی میں مکمل طور پر منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

مارماڈیوک پکتھال (Marmaduke Pickthall) کا ترجمہ بھی وقار اور بلاغتی سنجیدگی کا حامل ہے، جبکہ عبداللہ یوسف علی کا ترجمہ ادبی زبان کو تشریحی نوٹس (وضاحتی حواشی) کے ساتھ ملا کر پیش کرتا ہے۔ دوسری طرف، محمد عبدالحلیم کا ترجمہ متن کو قارئین کے لیے زیادہ فطری اور رواں بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح، آربری کی ترجیحات اور دیگر مترجمین کی لسانی ترجیحات کے درمیان فرق، ان مختلف مقاصد کی عکاسی کرتا ہے جو ہر مترجم اپنے ترجمے میں پیشِ نظر رکھتا ہے۔

۷۔۳ تفسیر اور وضاحت کا کردار

قرآنِ کریم کی کچھ آیات کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کے لیے زبان کی مہارت، اسبابِ نزول، احادیث، قرآنی سیاق وسباق اور اسلامی تفسیری روایات کے علم کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی صورتِ حال میں مترجم کو ایک اہم سوال کا سامنا کرنا پڑتا ہے: کیا مترجم کو صرف متن کا ترجمہ پیش کرنا چاہیے، یا اسے قاری کی رہنمائی کے لیے اضافی وضاحتیں بھی شامل کرنی چاہئیں؟

آربری کا ترجمہ مواد کے اعتبار سے نسبتاً محدود ہے۔ یہ انداز قاری کو اصل الفاظ کے قریب تو رکھتا ہے، لیکن بعض مقامات پر مفہوم کو واضح طور پر سمجھنے کے لیے اضافی علمی معاونت کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس کے برعکس، یوسف علی کا ترجمہ نوٹس اور وضاحتوں کے ذریعے آیات کے مفہوم کو ایک سیاق وسباق میں پیش کرتا ہے۔ پکتھال کا انداز نسبتاً مختصر ہے، جبکہ عبدالحلیم سیاق وسباق اور جدید انگریزی اسلوب کے ذریعے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۷۔۴ مذہبی پس منظر اور علمی غیر جانبداری

آربری (Arberry) ایک غیر مسلم مستشرق تھے، جبکہ پکتھال (Pickthall)، یوسف علی اور عبدالحلیم مسلمان مترجمین تھے۔ تحقیق میں اس فرق کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، لیکن یہ سمجھنا بھی درست نہ ہوگا کہ ان کے تراجم کے درمیان پائے جانے والے ہر اختلاف کی واحد وجہ یہی مذہبی پس منظر ہے۔

مترجم کا مذہبی پس منظر اس کے سوالات، ترجیحات اور تشریحی انداز پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ تاہم، کسی لفظ یا آیت کے ترجمے میں اختلافات لسانی ساخت، تاریخی سیاق و سباق، تفسیری روایات یا انگریزی زبان کے تقاضوں کی بنا پر بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

تحقیقی نقطہ نظر سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہر اختلاف کا جائزہ عربی لفظ، اس کے لغوی معنی، آیت کے سیاق اور مستند تفسیری شواہد کی روشنی میں لیا جائے۔ اس سے تنقید ذاتی یا جذباتی ہونے کے بجائے شواہد پر مبنی رہتی ہے۔

۷۔۵ قاری کی فہم اور ترجمے کی افادیت

آربری کا ترجمہ ان قارئین کے لیے خاص طور پر اہم ہے جو قرآنی متن کے لسانی پہلوؤں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تاہم، اس میں استعمال ہونے والے کچھ الفاظ یا تراکیب انگریزی قارئین کے لیے مشکل ہو سکتے ہیں۔ پکتھال کا ترجمہ اپنی سنجیدگی اور روایتی اسلوب کی وجہ سے اہمیت کا حامل ہے۔ یوسف علی کا کام ان قارئین کے لیے مفید ہے جو ترجمے کے ساتھ ساتھ تفسیر بھی چاہتے ہیں، جبکہ عبدالحلیم کا ترجمہ ان قارئین کے لیے زیادہ موزوں ہو سکتا ہے جو جدید انگریزی زبان میں قرآنی مفاہیم کو سمجھنا چاہتے ہیں۔

اس موازنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ کسی ترجمے کی افادیت کا تعین قاری کی ضروریات اور مطالعے کے مقصد کے مطابق کیا جانا چاہیے۔ تحقیقی کام کے لیے ایک سے زیادہ تراجم کا مطالعہ خاص طور پر فائدہ مند ہوتا ہے، کیونکہ اس سے قارئین کو مترجمین کے انتخاب، ان کے درمیان پائے جانے والے اختلافات اور ممکنہ معنوی حدود کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۸۔ منتخب آیات کا تقابلی و تجزیاتی مطالعہ

اس حصے میں تین منتخب مقامات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ انگریزی تراجم کے اقتباسات متعلقہ مترجمین کے معروف نسخوں اور قرآنی متن موازنے کے دستیاب مآخذ کی مدد سے درج کیے گئے ہیں۔ مختلف ایڈیشنوں میں صفحہ نمبر بدل سکتے ہیں، اس لیے بنیادی حوالہ سورہ اور آیت ہے۔

۸۔۱ سورۃ البقرہ، آیت ۱۸۷: لِبَاسٌ لَّكُمْ وَلِبَاسٌ لَّهُنَّ

اصل عربی عبارت:

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ

آیت کا مکمل سیاق روزے کی راتوں میں ازدواجی تعلق کی اجازت اور روزے کے احکام سے متعلق ہے۔

آربری:

"...they are a vestment for you, and you are a vestment for them..." (Arthur J. Arberry, The Koran Interpreted, 1955, Surah 2:187)

پکتھال:

"...They are raiment for you and ye are raiment for them." (Marmaduke Pickthall, The Meaning of the Glorious Qur'an, 1930, 2:187)

یوسف علی:

"...They are your garments and ye are their garments." (Abdullah Yusuf Ali, The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary, 2:187)

عبدالحلیم: ان کے ترجمے میں اسی مقام پر مختصر تعبیر یہ ہے:

"close as garments to you" (M. A. S. Abdel Haleem, The Qur'an: A New Translation, 2004, 2:187)

لغوی و تفسیری پہلو: "لِباس" کا بنیادی لغوی معنی لباس یا اوڑھنے کی چیز ہے۔ یہاں یہ استعارہ ازدواجی قربت، باہمی ستر پوشی، سکون اور ایک دوسرے سے گہری وابستگی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ آیت کا سیاق روزے کی راتوں میں ازدواجی تعلق کی اجازت بھی واضح کرتا ہے۔

تقابلی تجزیہ: آربری کا "vestment" قدرے ادبی اور کم مانوس لفظ ہے؛ پکتھال کا "raiment" بھی کلاسیکی انگریزی کا لفظ ہے؛ یوسف علی کا "garments" نسبتاً مانوس ہے، جب کہ عبدالحلیم کی "close as garments" جیسی تعبیر استعارے کے مفہوم کو قاری کے لیے واضح کرتی ہے۔ یہاں فرق محض لفظی نہیں: پہلے تین تراجم استعارے کی ساخت برقرار رکھتے ہیں، جب کہ عبدالحلیم کی تعبیر قربت کے پہلو کو نمایاں کرتی ہے۔ تاہم، "close" ایک وضاحتی اضافہ ہے، عربی لفظ کا الگ لفظی جزو نہیں۔

تحقیقی نتیجہ: آیت کے اس مقام پر "لباس" کو صرف جسم ڈھانپنے والے کپڑے تک محدود کرنا ناکافی ہو گا۔ طبری، قرطبی اور ابن کثیر کی تفسیری روایت میں آیت کے ازدواجی سیاق کو سامنے رکھ کر باہمی تعلق اور قربت کے پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے۔

۸۔۲ سورۃ البقرہ، آیت ۲۲۳: حَرْثٌ لَّكُمْ

اصل عربی عبارت:

نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ

آربری:

"Your women are a tillage for you; so come unto your tillage as you wish..." (The Koran Interpreted, 2:223)

پکتھال:

"Your women are a tilth for you (to cultivate) so go to your tilth as ye will..." (The Meaning of the Glorious Qur'an, 2:223)

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

یوسف علی:

"Your wives are as a tilth unto you; so approach your tilth when or how ye will…" (The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary, 2:223)

عبدالحلیم: اس آیت کے ترجمے کے لیے درج ذیل حوالہ دیکھیے:

M. A. S. Abdel Haleem, The Qur'an: A New Translation, 2004, 2:223

لغوی و تفسیری پہلو: "حَرْث" کا بنیادی مفہوم کھیتی، کاشت کی جگہ یا پیداوار سے متعلق زمین ہے۔ آیت میں یہ استعارہ ازدواجی تعلق کے سیاق میں آیا ہے، مگر اس کے ساتھ "وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ" اور "وَاتَّقُوا اللَّهَ" کی ہدایات بھی موجود ہیں۔ "اتقوا" کا تعلق تقویٰ سے ہے، توکل سے نہیں؛ اس میں اللہ کی اطاعت، اس کی نافرمانی سے اجتناب اور جواب دہی کا شعور شامل ہے۔

تقابلی تجزیہ: آربری کا "tillage" اور پکتھال / یوسف علی کا "tilth" کھیتی کے استعارے کو قریب بہ لفظ برقرار رکھتے ہیں، لیکن یہ الفاظ جدید انگریزی قاری کے لیے غیر مانوس ہو سکتے ہیں۔ یوسف علی کا "wives" اور آربری / پکتھال کا "women" انتخاب بھی قابلِ توجہ ہے: "wives" ازدواجی رشتے کو زیادہ صراحت سے ظاہر کرتا ہے، جب کہ "women" عربی "نِسَاؤُكُمْ" کی ظاہری ساخت کے قریب ہے۔ تاہم آیت کے سیاق میں مراد بیویاں ہیں۔ اس مقام پر "as you wish" کو سیاق سے الگ کر کے غیر محدود اجازت سمجھنا درست نہیں؛ مفسرین اسے ازدواجی تعلق کے جائز دائرے اور سابقہ آیت کے احکام کے ساتھ پڑھتے ہیں۔

تحقیقی نتیجہ: "حرث" کے استعارے اور آیت کے سیاق کو طبری، قرطبی اور ابن کثیر کی تفاسیر کے ساتھ ملا کر دیکھنا چاہیے۔ تقابلی نتیجے سے واضح ہوتا ہے کہ لفظی ترجمہ استعارے کو محفوظ رکھ سکتا ہے، مگر قاری کو فقہی و تفسیری حدود سمجھانے کے لیے سیاق اور معتبر تفسیر ضروری ہے۔

۸۔ ۳سورۃ الاسراء، آیت ۴۵: حِجَابًا مَّسْتُورًا

اصل عربی آیت:

وَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُورًا

آربری:

"When thou recitest the Koran, We place between thee, and those who do not believe in the world to come, a curtain obstructing." (The Koran Interpreted, 17:45)

پکتھال:

"And when thou recitest the Qur'an we place between thee and those who believe not in the Hereafter a hidden barrier." (The Meaning of the Glorious Qur'an, 17:45)

یوسف علی:

"When thou dost recite the Qur'an, We put, between thee, and those who believe not in the Hereafter, a veil invisible." (The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary, 17:45)

عبدالحلیم: ان کے ترجمے میں اس مقام پر مختصر کلیدی تعبیر یہ ہے:

"an invisible barrier" (M. A. S. Abdel Haleem, The Qur'an: A New Translation, 2004, 17:45)

لغوی و تفسیری پہلو: "حِجاب" پردے، آڑ یا رکاوٹ کے معنی دیتا ہے، جب کہ "مَسْتُورًا" کے مفہوم میں پوشیدہ یا نظروں سے اوجھل ہونے کا پہلو ہے۔ آیت میں قراءتِ قرآن اور آخرت پر ایمان نہ رکھنے والوں کے درمیان ایک حائل پردے کا ذکر ہے۔ تفسیری روایت میں اس رکاوٹ کو محض مادی پردہ سمجھنے کے بجائے آیت کے سیاق اور مخاطبین کے رویّے کے ساتھ بھی سمجھا گیا ہے۔

تقابلی تجزیہ: آربری کا "curtain obstructing" رکاوٹ کے عمل کو نمایاں کرتا ہے، پکتھال کا "hidden barrier" اور یوسف علی کا "veil invisible" پوشیدگی یا نظر نہ آنے کے پہلو کو نمایاں کرتے ہیں۔ "barrier" نسبتاً عمومی رکاوٹ ہے، "veil" پردے کا تصویری تصور پیدا کرتا ہے، جب کہ "curtain

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

obstructing" رکاوٹ ڈالنے کے عمل پر زور دیتا ہے۔ اس لیے ہر لفظ آیت کے ایک معنوی پہلو کو نمایاں کرتا ہے؛ کسی ایک کو خود بخود مکمل یا قطعی ترجمہ قرار دینے کے بجائے عربی ترکیب اور سیاق دونوں کو دیکھنا چاہیے۔

تحقیقی نتیجہ: طبری، قرطبی اور ابن کثیر کی تفاسیر کی روشنی میں "حِجَاباً مَّسْتُوراً" کا تجزیہ کرتے وقت اس کی لغوی ساخت، آخرت کے منکرین کا ذکر اور بعد کی آیات کا سیاق ساتھ رکھنا چاہیے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ترجمے نے لفظی تصویر، رکاوٹ کے مفہوم اور تفسیری توضیح میں سے کس پہلو کو زیادہ نمایاں کیا۔

۹۔ آربری (Arberry) کے ترجمے کی نمایاں خوبیاں

آربری کے ترجمے کی ایک بڑی خوبی عربی زبان اور قرآنی اسلوب میں ان کی گہری دلچسپی ہے۔ قرآنی متن کی ساخت کو برقرار رکھنے کی کوشش نے اس ترجمے کو زبان اور ادب کے طلبہ کے لیے مفید بنا دیا ہے۔

دوسری خوبی آربری کی وہ بصیرت ہے جس کے تحت انہوں نے قرآن کے صوتی آہنگ، روانی اور بلاغتی اسلوب کو انگریزی میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہی پہلو ان کے کام کو محض لفظ بہ لفظ ترجمے سے ممتاز کرتا ہے۔

تیسری خوبی یہ ہے کہ آربری کا یہ کام غیر مسلم قارئین اور قرآن کا مطالعہ کرنے والے مغربی محققین کے لیے ایک اہم ماخذ بن گیا۔ اس ترجمے نے انگریزی بولنے والوں کو قرآنی متن اور اس کے ادبی اسلوب پر تحقیق کرنے کے مواقع فراہم کیے۔

تاہم ادبی حسن، الفاظ کی درستگی اور تفسیری صحت الگ الگ معیار ہیں۔ کوئی ترجمہ بظاہر بہت خوبصورت لگ سکتا ہے، پھر بھی بعض مقامات پر درست مفہوم کے تعین کے لیے مزید جانچ پڑتال کی ضرورت رہتی ہے۔

۱۰۔ آربری (Arberry) کے ترجمے کا تنقیدی جائزہ

آربری کے ترجمے کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ عربی ساخت سے قربت کی وجہ سے، بعض اوقات انگریزی الفاظ کا فہم مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے میں عام قارئین کے لیے کسی جملے کے اصل مفہوم تک پہنچنا دشوار ہو سکتا ہے۔

ایک اور مسئلہ تشریحات کا فقدان ہے۔ قرآنِ کریم کے بعض الفاظ اور تراکیب کو مکمل طور پر سمجھنے کے لیے اسلامی علمی روایات سے واقفیت ضروری ہے۔ جب ترجمے میں تشریحات موجود نہ ہوں، تو قارئین کے لیے مختلف ممکنہ معانی کے درمیان فرق کرنا مشکل ہو سکتا ہے۔

تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم کی بعض اصطلاحات کے لیے انگریزی زبان میں کوئی ہو بہو متبادل موجود نہیں ہے۔ اس لیے مترجمین کو بعض اوقات ایسے الفاظ یا وضاحتیں استعمال کرنی پڑتی ہیں، یا سیاق و سباق کی روشنی میں مفہوم اخذ کرنا پڑتا ہے۔ یہ چیلنج صرف آربری کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ قرآنِ کریم کے تمام مترجمین کو اس کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

چنانچہ، آربری کے ترجمے کا محتاط جائزہ لیتے وقت، جہاں ایک طرف ان کے علمی مقام کو تسلیم کرنا ضروری ہے، وہیں دوسری طرف ان کے اختیار کردہ ترجمہ جاتی اسلوب اور الفاظ کے انتخاب پر بھی گہری نظر ڈالنی چاہیے۔ کسی ترجمے کو کلی طور پر 'درست' یا 'غلط' قرار دینے کے بجائے، بہتر یہ ہے کہ ہر آیت میں موجود شواہد کی بنیاد پر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

۱۱۔ مجموعی موازنہ

نیچے دیا گیا جدول ان چاروں مترجمین کے طریقہ کار کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ خصوصیات محض ایک عمومی انداز (patterns) کی نشاندہی کرتی ہیں؛ اس لیے ضروری نہیں کہ ہر آیت یا عبارت پر ان کا اطلاق یکساں طور پر کیا جائے۔

تقابل کا پہلو	آرتھر جان آربری	مارماڈیوک پکتھال	عبداللہ یوسف علی	محمد عبدالحلیم
بنیادی رجحان	اصل قرآنی متن کی ساخت اور ادبی انداز سے قریب تر رہنا	روایتی اور پُروقار زبان کا استعمال	ترجمے کے ساتھ تشریح و توضیح	جدید، سادہ اور رواں زبان کا استعمال
لسانی اسلوب	ادبی، دقیق اور نسبتاً مشکل	رسمی، روایتی اور پُروقار	ادبی اور تشریحی	سادہ، فطری اور بآسانی قابلِ فہم
تشریحی مواد	تشریحات محدود ہیں	مختصر حواشی اور وضاحتیں	تفصیلی حواشی اور تشریحات	آیات کے سیاق و سباق پر خصوصی توجہ
نمایاں افادیت	قرآنی زبان اور ادبی اسلوب کے مطالعے کے لیے مفید	روایتی انگریزی اسلوب میں قرآن فہمی کے لیے مفید	ترجمے اور تفسیر کے مشترکہ مطالعے کے لیے مفید	جدید قارئین کے لیے مفہوم سمجھنے میں آسان
بنیادی دشواری	بعض مقامات پر زبان کا پیچیدہ ہونا	قدیم طرزِ تحریر کو سمجھنے میں دشواری	ترجمے اور تشریح کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھنا	زبان کی روانی اور اصل متن کی ساخت کے درمیان توازن برقرار رکھنا

۱۲۔ تحقیقی نتائج

اس تقابلی مطالعے سے درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

اول، قرآنِ کریم کے ترجمے کا کوئی ایک طریقہ ہر مقصد کے لیے موزوں نہیں ہے۔ الفاظ کی درستگی، مفہوم کی وضاحت، ادبی اثر اور تفسیری معاونت، یہ سب ضروری تقاضے ہیں اور ان کے درمیان توازن قائم رکھنا ضروری ہے۔

دوم، آربری (Arberry) کا ترجمہ اپنی لسانی خوبیوں کی بنا پر اہمیت رکھتا ہے۔ آربری نے انگریزی میں قرآنی زبان کے اسلوب اور ساخت کو نمایاں کرنے کے لیے سخت محنت کی ہے، اگرچہ اس طریقہ کار کی وجہ سے بعض مقامات کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

سوم، مختلف مترجمین کے تراجم ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ پکتھال (Pickthall) کا روایتی انداز، یوسف علی کی تفسیری شمولیت، اور عبدالحلیم کی جدید انگریزی اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ ترجمے کے طریقوں میں نمایاں فرق پایا جاتا ہے، حالانکہ ان تمام مترجمین کا تعلق ایک ہی مذہبی پس منظر سے ہے۔

چہارم، اگرچہ مترجم کا مذہبی پس منظر ایک متعلقہ پہلو ہے، لیکن ترجمے کی درستگی کا فیصلہ صرف اسی بنیاد پر نہیں کیا جانا چاہیے۔ کسی ترجمے کا صحیح جائزہ لینے کے لیے عربی متن، لغات، سیاق و سباق، مستند تفاسیر اور انگریزی ترجمے کا باہمی موازنہ کرنا ضروری ہے۔

پنجم، قرآنِ کریم کے انگریزی تراجم کا مطالعہ کرتے وقت کسی ایک ہی ترجمے پر انحصار کرنے کے بجائے مختلف تراجم سے استفادہ کرنا بہتر ہے۔ تراجم کے مطالعے سے قاری یہ جان سکتا ہے کہ مترجمین نے الفاظ کا انتخاب کیسے کیا ہے، اور وہ ایسے مقامات کی نشاندہی بھی کر سکتا ہے جنہیں مزید تفسیری وضاحت کی ضرورت ہے۔

۱۳۔ اختتامیہ

آرتھر جان آربری (Arthur John Arberry) کی تصنیف 'دی قرآن انٹرپریٹڈ' (The Koran Interpreted)، قرآنِ کریم کے انگریزی تراجم کی تاریخ میں ایک علمی اور ادبی کاوش ہے۔ آربری کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے انگریزی میں قرآنی اسلوب، عربی جملوں کی ساخت اور اصل متن کے ادبی آہنگ کو برقرار رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے باوجود، کچھ مقامات پر عبارت کو سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔ چونکہ اس میں تشریحی مواد محدود ہے، اس لیے بعض حصوں کے مطالعے کے وقت مزید علمی رہنمائی کی ضرورت پیش آ سکتی ہے۔

دوسری طرف، پکتھال، یوسف علی اور عبدالحلیم کے تراجم مختلف اسالیب اور ترجیحات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ کچھ مترجمین وقار اور روایتی زبان پر زور دیتے ہیں، کچھ تفسیری وضاحتوں کو ترجیح دیتے ہیں، جبکہ دیگر کا مرکزِ توجہ جدید قارئین کے لیے عبارت کی روانی ہوتی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.04 No.01 (2026)

اس لیے آربری کے ترجمے اور دیگر مترجمین کے کام کا موازنہ صرف مذہبی اختلافات کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے۔ اسے ادبی، لسانی اور تفسیری معیارات پر پرکھنا چاہیے۔ اس طرح قرآن کے ترجمے کی پیچیدگیاں سمجھ آتی ہیں اور ہر مترجم کی علمی خدمت کا جائزہ لیا جا سکتا ہے۔

اس کا بنیادی نتیجہ یہ ہے کہ قرآنِ کریم کے کسی بھی ترجمے کا مطالعہ کرتے وقت، اصل عربی متن اور مستند تفسیری مآخذ کو ہی بنیادی حیثیت حاصل ہونی چاہیے۔ تراجم قرآنی معانی تک رسائی کا ایک ذریعہ ہیں، کیونکہ جب اصل متن کو کسی دوسری زبان میں منتقل کیا جاتا ہے تو اس کی تمام تر ادبی اور معنوی خصوصیات کو ہو بہو برقرار رکھنا ممکن نہیں ہوتا۔

کتابیات

1. Arberry, A. J. (1955). The Koran Interpreted. London: George Allen & Unwin.
2. Pickthall, M. M. (1930). The Meaning of the Glorious Koran: An Explanatory Translation. New York: Alfred A. Knopf.
3. Ali, A. Y. The Holy Qur'an: Text, Translation and Commentary. Various published editions.
4. Abdel Haleem, M. A. S. (2004). The Qur'an: A New Translation. Oxford University Press.
5. Bazargani, D. T. (2010). "A Comparative Study on Two Translations of the Holy Qur'an: A Critical Discourse Analysis Approach." Iranian Journal of Translation Studies, 13(49).
6. Ilyas, A. I. (1981). Linguistic and Extra-linguistic Problems in the Translation of the Holy Qur'an. PhD thesis, University of St Andrews.
7. Edris, L. (2019). "An Assessment of Arberry's Translation of Emphasis, in Qur'anic Dialogue." Australian Journal of Islamic Studies, 4(1), 33–53.